2064

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم

بالعموم نام نور الانوار نام احمدی روشن آفاق نور آفاق یہ در شہود آ نور افزای صبح صادق ہے	ظلمت جہل کر دلوں سے دور نعت احمد ہوے دو نقارہ یہ تجلے ہو مہر پر انوار ماحی ظلمت زنادقہ ہے	# نور الآفاق	اہل انصاف کا محاکمہ ہے نرخ اسکا بھی بہت ارزان شہر ہر ہر عدہ مشہور رہے پھر جو فصلی کا دل ہوا فہم	دافع اعتراض بینک ہے ہوں خریدار اسکے ہر دو بامے اعداد سال ہجری کے ہو یہ ہر حرف آخری عیاں

سنہ ۱۲۹۰ ہجری — یہ شاکری التجا ہے — اسکو مقبول خاص و عام کرے — سنہ ۱۸۷۳ عیسوی

نمبر ۱ مطبوعہ ۳۰ اگست ۱۸۷۳ء مطابق ۶ رجب ۱۲۹۰ ہجری روز شنبہ جلد ۱

اشتہار

مشتاقان حق پسند کو بشارت ہو کہ اخبار نور الآفاق ۳۰ اگست ۱۸۷۳ء سے بفضلہ تعالی اجرا پایا ماہ میں دوبار چار چار ورق پر چھپا کریگا جن صاحبان کو خریداری منظور ہو اپنی درخواست بہ مع زر قیمت پیشگی بموجب نقشہ ذیل بصیغہ رجسٹری رجسٹر فرماویں بعد پہونچنے درخواست کے اخبار روانہ کیا جاوے اور رسید حسب سر رشتہ بدستخط مہتمم بھیجی جاویگی اور جو صاحبان اہل اسلام جواب مضمون تہذیب الاخلاق تجویز فرماویں مہتمم کے پاس بھیج دینگے حسب موقع درج اخبار کیے جائینگے ۔

قیمت پیشگی واسطے خریداران کانپور کے			قیمت پیشگی مع محصول خریداران بیرونجات		
ماہوار	ششماہی	سالانہ	ماہوار	ششماہی	سالانہ
۲ر	عہ	ٹ	۰	عہ	للعہ

اشتہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان دنوں ہندوستان میں ایک قرن شیطان پیدا ہوا جسکے سبب عجیب فتنہ پیدا ہوا اور الحاد بازار ہوا انہیں تاویلات اور زندقہ اعتقادات ہے دیا کے ساتھ بہت انبیا کی اہانت ہونے لگی تحریف کتاب و سنت ہو دین پر بغاوت ہونے لگی شعار اسلام موہوم کر قرار دئے گئے اور نئی طریقے مثبت اسلام تیار کیے گئے اتحادی باتوں کے شایع کرنے کو ایک پرچہ اخبار بنا ایجاد کیا اور بمصداق معروف برعکس نہند نام زنگی کافور یہ تہذیب الاخلاق نام نہاد کیا پس حامیان اسلام کی طرف سے جواب شبہات ان کا ضرور ہوا اور اسکا شایع ہونا مناسب ہوا لہذا پرچہ **نور الآفاق لدفع ظلمۃ اہل النفاق** باعانت اہل اسلام جاری کیا جاتا ہے جو واسطے چراغی راہ ابر دین فروزاں کیجیے کشش نفت زندقہ کشش ہو اس اخبار میں اول تہذیب الاخلاق متعلق لشبہات حرفا حرفا مذکور ہونگے بعد اسکے دفع شبہات اسکے مسطور ہونگے تاکہ ناظرین کو واسطے ملاحظہ عبارت تہذیب الاخلاق کی جو متعلق اعتراضات ہے کے نہیں حاجت خریداری یا تجسس پرچہ تہذیب الاخلاق کی نہو

مکاتیب مندرجہ تہذیب الاخلاق جلد چہارم نمبر ۱۵ مورخہ ۱۵ ربیع الاول ۱۲۹۰ء صفحہ ۲۰۴

قطعہ تاریخ

نور آفاق جو مہر تابان	شد منور ز حدیث و قرآن
قاطع بیخ ز قوم الحاد ہے	سیف مسلول قوی الرحمان
ہو اسکی بنیاد صحیح و محکم	ساختہ طبع جو عبد الرحمن
شدہ تاریخ رقم شاکر	مظہر جلوہ اسلام عیان

۱۲۹۰

اپنے ہونہ تھا ہو کہ محتسب ہی کے ڈر سے کا خوف ہو نہ قاضی ہی سے
ڈری سے ڈر کا ڈر مولانا کیا سیج کہا ہے لیکن کیا آپ کے فکر ذرا اس
بات میں نہ پہنچے ڈر سے سے اور انکی دلسوزی مشین ڈرکے کہنے سے کم ہین
ع انچہ از ما زبان کی نالہ * زخم شمشیر جان بان کمتر * بس جیکو
ہمارا جوش اور اس قوت سے کم نہ ہو اور بات دل کے شعلہ ان لوگ
آگی ملامت کر سکے تو محتسب کا ڈر دل اور قاضی کے فتوی سے کیا ہو
اگر دار پر بھی کھینچے جائے تو یہی کہتے رہے **ع** مجرم عشق تو ام میکشند و غوغا ئیست
تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشا ئیست * آپنے مدرسۃ العلوم کی نسبت جو لکھا
اوس سے مجھے بڑی خوشی ہوئی کاش سید صاحب کے اخبار الاخبار ہی نے جاہیے
فریب دہی ثابت کر دی اگر وہ اخبار نے بھی ہی تو محمد ہی کا مدرسۃ العلوم
کا چندا بند ہو گیا لیکن مجھے اندیشہ ہو کہ وہ لوگ جو دستگیر رہا وین کہ
قریب اسی ہزار چندہ ہو گا ہی اور ابتدائی مدرسون کے تقرر کے لیے
جاہیے ہے درخواستیں بھی آئی ہین اور اب چندہ رہ بین شاہین اون
مدارس ابتدائی کی جو اسی مدرسۃ العلوم کی جہین جا بجا قائم ہوا جاہتی ہین
ہان ایک بات کا مجھے افسوس ہی کہ مدرسہ ایمانیہ لیسی تعلیم ان ایجاد
مدارس مین نہو گی وہ عاقلانہ خیالات جو اوس تعلیم سے پیدا ہو نے ہین
ان مدرسون کے تعلیم یافتہ آدمیو کو نہو نگے جیسے ابھی تھوڑے دن ہوئے
مدرسہ ایمانیہ کے انگیز الاخبار مین ایک جنٹ مفتی و مجتہد علامی فہامی
کا محققانہ قول دیکھا تھا کہ انھون نے یوم بیتے آلو کی نسبت لکھا تھا
کہ اخبار صحیحہ سے ثابت ہی کہ یوم اول بستی مین رہنا عجب سے
امام علیہ السلام شہید ہوئے اپنے دیرانہ مین رہنا اختیار کیا دن کو
روزہ رکھتا ہی شام کو قوت مالا یموت پر افطار کرتا ہی رات بھر امام کے
غم مین مرثیہ پڑھتا ہی نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات پس ایسے عالی دماغ
دلون پر ہمارے مدرسۃ العلوم کے مقرر ہونے کا داغ کیون نہو اس لیے
کہ ایسے نازک خیال والے اوس تعلیم کے بعد کہان دکھائی دینگے
اور ایسے آلو کی حقیقت بتانے والے کہان باقی رہینگے اگرچہ اخبار نے
بھی اپنی محبت اسلامی کے ظاہر کرنے مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا ہے
لوگون کے حق مین ہوا بالیت قومی ہیلون کے اور کیا کہا جاوے افسوس
ادن مسلمانان پر کہ آنکھ رکھتے ہون اور نہ دیکھین کان بھی ہین مگر کچھ نہ سنین
دل بھی پہلو مین ہو مگر کچھ نہ سوچین **ع** چشم باز و گوش باز و این ذکا *
خیرہ ام در چشم بندی خدا *

الراقم
مہدی علی

نور الآفاق

تحریر جناب مولوی سید امداد العلی صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر ضلع کانپور مشعر بر کشف حقیقت مضامین مکاتیب مظہر الحق و مولوی مہدی علی صاحب ڈپٹی کلکٹر مرزاپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای نام تو عنوان سر آغاز * بے نام تو نامہ کے کند باز * آرایش امہات
آسا یش بندہ کلامت * جو کہ بعض احباب نے حقیقت مضامین جلو نور گو الصد
کا انکشاف فرمایا اور اوسکی لیفیت کا استدراک کیا مجھے پیشہ سے ہوا کہ
حقیقت بیان کردن اور کیفیت اظہار کردن **ع** نہال حسد وری شرح
بہ وداد و * چنان لطیف کہ بر ہیچ شاخسارے نیست * درخت زندقہ
شاخ جنگ و بے سایہ * کہ بیش سجاکش افشا رے نیست * نہ منظور نہ
استعداد اور لیاقت مولوی مہدی علی کی اگرچہ تقریر کات رندانہ اور تحریر بیباکانہ
آزادانہ کے لیے کچھ کافی سمجھا ہو لیکن خیال کرتا ہی کہ ایسی تقریر اور
تحریر سے کوئی نیک نتیجہ حاصل ہونیکی توقع نہین ہے گو دنیاوی تہذیب
اور معقولات مین ہو مذہبی عقاید مین عقلی صورت اور دنیاوی تہذیب
کے مطابق واقع ہونے سے ایسا الم نہین پہونچ سکتا ہی جو دنیا کی زندگی
پر ختم ہو سکتا ہو بر خلاف مفاسد مذہبی عقاید کے وبال اور نکال اونکا
زندگی دنیا مین منحصر نہین ہو سکتا پس انکی تقریرون اور تحریرون کا
معقولات اور دنیاوی تہذیب پر ختم ہونا اور مذہبی عقاید پر اونکا
توجہ نکرنا اس سے بہتر ہے کہ اپنی تقریر بیباکانہ اور تحریر آزادانہ
کو طرف عقاید مذہبی کے معروف فرمائیں
مظہر الحق نے اظہار حق اگر حسبۃ للہ کیا ہو تو موافق نیت کے اس
فعل کی جزا ملنے کی توقع ہی اور اگر مراد قبولیت مخاطب کیا تو
کامیابی متیقن نہین سب انسانو کو مساوی سمجھنا اور تفاوت احوال
بنی آدم پر لحاظ نکرنا اہل دانش سے نہایت بعید ہی **ع** کسے
بہ نور عنایت رہ ہدایت یافت * یکے بہ وادی خذلان بماند سرگردان
یکے بوسوسہ دیو رفت سوئے سقر * یکے ز پیروی حق گرفت ملک جنان *
ان الذین کفروا سواء علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم لا یؤمنون ایک قوم کا

عنوان ہی اور واذا قیل لہم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون
دوسری قوم کا بیان ہی ع آہنی را کہ موریانہ بخورد نتوان برد ازو
صیقل زنگ ، با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ ، نرود میخ آہنی در سنگ
گرفتار جہل مرکب سے حق سمجھنے کی امید کرنا اور کج رائی سے راست
فہمی کی توقع رکھنا مقتضاے عقل نہیں اندھا نور ایمان سے بے
بہرہ اسودہ کی راہ سے کس طرح کسیکو راہ پر لا سکتا ہی فانوس مشعل چراغ
روشنی لیکر دکھا سکتا ہی راہ تاریک اور رات تاریک مشعل اور چراغ
بجھا کے آنکھوں سے پٹی باندھکے یہ کہنا کہ روشنی دکھانیکے لیے ہدایت
کرتا ہوں دور تا نظر کہانے منہ کے بل اوندھے گرانا ہی ع لڑائی
کوی خرابا م و گنواں ہست ، گر بادہ آتش سوزان [illegible] میں بت پا خدا
گھر کے اور دکر دو مستحکم دیواریں اور خوشنما عمارتیں قایم ہیں ، بوسیدہ دیوار
اور بد نما جو ویران اونکو معلوم ہوتی ہیں اور اصلی تصویریں اسلام کی بنا
سوزین اونکو دکھائی دیتی ہیں برعکس یعنی ثمرہ غضب الہی کا جس
ان دیواروں اور عمارتوں کے گرانے کی آرزو کرنا اور ان تصویروں
کے مٹانے کی تیار کرنا اور نئی صورتیں بنانا اور انکی پرستش کرنا
بنیاد اسلام کے اکھیڑنے کی اور ایک بنیاد نئی قایم کرنیکی آرزو کرنا تھی
یہ زرنا اونکا عربی عمامہ اور اونچے تخت کا یا جانا مکروہ فاسد دنیا
دکھانے کے لیے وسیلہ نہ سچائی و صفائی سے دین کی باتوں کو
پھیلانے کے واسطے —

جیسے مقصود امامت سنت نبی صلعم ہو اگر ندیان سستی شراب نہر الفاظ
تولیا یہ کہ لباس کرشتانی سچائی اور صفائی سے دین کی باتوں کے
پھیلانے کے واسطے وسیلہ قرار دیا گیا اور لباس شرعی وسیلہ کر
دیا گیا کہ وہ فاشمار کیا اب کسیکو اسکا انکار نہیں کہ اسلام کی خوبی کے
ظاہر کرنیوالے ہر زمانے متفقد رہے ہیں لیکن بحث اوسکی خوبی میں ہی جسکو
مولوی مہدی علی صاحب اور اونکے مرشد سید احمد خان صاحب خوب سمجھتے ہیں
اور اوسکو شیعت اسلام جانتے ہیں شیعت اسلام کسی پر نہ کھلا
کھلا تو سید احمد خان صاحب اونکے حواریوں پر کھلا —

واسطے دریافت کرنے کیفیت مضامین مکاتب کو الصدر کے اور دیکھ نسبت
رائے الحاد اور گمراہی مخاطب علماء حق نے تنقیح چند امور کی ضرور ہی
اول یہ کہ تقلید فی الاسلام سے کیا مراد ہی اور اوسکو بسببے برا کہا ہی
اور جس سبب سے برا کہا ہی اوسکا قول لائق اعتبار کے ہی یا نہیں — **دوم**
تاویل کسکو کہتے ہیں اور وہ کب جایز ہوتی ہی اور علم کلام کی تاویل کرنے والے
بدون ضرورت تاویل کے کیا ہی — **سوم** زمان سابق میں کوئی منکر وجود
شیطان خارج عن الانسان گذرا ہی یا نہیں اور جو گذرا ہی تو وہ کس مذہب
اور ملت کے لوگوں میں تہا اور کوئی دلیل وجود شیطان خارج عن الانسان
پر جس سے کہ انکار وجود شیطان خارج عن الانسان رد ہوسکتا ہو
ہی یا نہیں **چہارم** معجزہ شق القمر کو کسی نے متواتر بھی کہا ہی یا نہیں
اور یہ معجزہ اس وجہ سے کہ اوسوقت ابن عباس پیدا ہوے تھے اور حضرت
انس [illegible] برس کے تھے عجائب الوقوع اس معجزہ کا ہوسکتا ہی یا نہیں
اور تفہیمات الٰہیہ شاہ ولی اللہ دہلوی انکار وقوع اس معجزہ کا ہے یا نہیں
پنجم کسی مسئلہ اجماعی کا انکار کفر بھی ہوسکتا ہی یا نہیں اور مطابق قول امام احمد
من ادعی الاجماع فہو کاذب وہی ہی جو مخاطب علماء حق سمجھا ہی یا اور کچھ
ششم آنحضرت سے کہڑے ہو کر پیشاب کرنا جو ثابت ہی وہ کسی عذر
سے تہا یا بدون کسی عذر کے اور کوئی حدیث کہڑے ہوکر پیشاب کرنیکی
منع میں بھی آئی ہی یا نہیں —

بیان امر اول یہ ہی کہ تقلید فی الاسلام سے کیا مراد ہی اگر تقلید متعلق امور
میں فروع ہوں یا اصول مراد ہی تو عموماً برا کہنے والا اسکا شاید اہل مذہب
و دیانت میں سے کوئی نہو کیونکہ اصول میں بدلایل ثابت ہو چکا ہی کہ دین
مذہبی میں غیر مجتہد کو تقلید مجتہد کی لازم ہی اور اگر مراد تقلید اصول دین ہی جیسے
وجود باری اور توحید باری اور اثبات صفات کمالیہ اور تنزیہ نقایص میں مراد
تو اسمیں اختلاف ہی اور دو مذہب اس میں مشہور ہیں ایک بعض کے
نزدیک تقلید اصول دین میں جایز نہیں ہے مگر استدلال اجمالی کرنا اسکا واجب
اور بعض کے نزدیک تقلید اصول دین میں جایز ہی اور استدلال اجمالی
کرنا اونکا لازم ہی — لیکن باتفاق اصحاب مذاہب ثلثہ ایمان تقلیدی صحیح
اگرچہ نزدیک فریق اول کے گنہگار ٹہرتا ہو اور صحیح ہونا ایمان تقلیدی کا اوس
صورت میں کہ تقلید مفید جزم ہو سبب ثبوت تحقیق ہی اسلیے کہ مدار ایمان تصدیق
[illegible] انتفا ہو جاب کفر کے سو وہ اس صورت میں حاصل ہی [illegible]

واعلموا انہ لا الہ الا اللہ سواے وجوب تحصیل علم اصول کے نہیں ہی سو قطع نظر اسکے
کہ یہ دلیل خاص ہے ساتھ توحید کے اور دعوی عام ہی ساتھ واجب ہونے
استدلال کے تمام اصول دینیہ میں توحید ہو یا غیر توحید لہذا اسنوی نے شرح
منہاج میں لکھا ہی واعترض علیہ بان الدلیل خاص بالتوحید والدعوی عامۃ فلا یفید
المطلوب یعنے اعتراض کیا گیا ہی اس دلیل پر اس طرح کہ دلیل خاص
ہی ساتھ توحید کے اور دعوی عام ہی پس نہ مفید ہوگی دلیل مطلوب کو اور جیسے
قیاس اصول کا فروع پر موجبین استدلال تسلیم نہیں کرتے ہیں ویسے ہی قیاس
اور اصول کا اصل توحید پر تسلیم نہیں کیا جا سکتا ہی کہ واجب عقلی ہونا توحید کا
براہین سے ثابت ہی بخلاف اور اصول کے علاوہ اسکے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اعرابیوں کے مسلمان ہونے میں ملفوظ شہادتین یعنی اشہد ان لا الہ
الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ کہنے کو ساتھ تصدیق کے کافی سمجھا اور یاد
قاعدہ سکھے انکو موقوف اور استدلال سے نظر اور استدلال کو انپر فرض واجب
نہ فرمایا اور اسیطرح صحابہ کرام نے جب شہر عجم کو فتح کیا اور یہ قوم صنف
والے لوگ نہیں اکثر عامی تھے ایمان لائے اونکے ایمان کو قبول کیا اور نظر
اور استدلال کو انپر واجب نہ کیا اور جسنے تقلیدی ایمان کو واجب کہا ہے
اور استدلال کو ایمان میں حرام قرار دیا اوسکی دلیل یہ ہی کہ نظر استدلال
سے بسبب اختلاف اذہان اور افکار کے مظنہ وقوع ہی گمراہی اور ضلالت میں
میں سمجھتا ہوں کہ اگر استدلال سے استدلال بطریق فلاسفہ اور متکلمین
مراد ہوئے تو جائز بھی تھا جو اس مستدل نے کہا لیکن نظر اور استدلال سے
یہاں مراد نظر کرنا ہی مصنوعات وغیرہ میں کہ اوس سے علم وجود صانع اور اوسکی
صفات اور وحدت کا اور تصدیق رسالت رسول کی حاصل ہو قائلین عدم صحت
ایمان مقلد کے بھی تین فرقے ہیں **ایک** فرقہ اون میں سے کہتا ہی کہ اعتقاد استدلال
عقلی سے ہر مسئلہ میں شرط نہیں ہے بلکہ کافی ہے مستثنے ہونا اعتقاد کا اوسکے
قول پر جسکی رسالت معجزہ سے ثابت ہو یا متواترا معلوم ہوگئی ہو یا اجماع پر
اور اس فریق کے نزدیک قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حدوث عالم اور ثبوت صانع
اور وحدانیت صانع میں قبول ہوگا اور **دوسرا** فرقہ اون میں سے کہتا ہی
کہ اعتقاد اصول کا استدلال عقلی سے ہر مسئلہ پر شرط ہی لیکن قدرت ہونا تعبیر استدلال پر
اور مجادلہ خصم اور دفع شبہات پر شرط نہیں ہے اور یہی مشہور ہے ابو الحسن اشعری
سے اور **تیسرا** فرقہ اون میں سے کہتا ہی کہ ضروری ساتھ اعتقاد اصول کے
استدلال عقلی سے ہر مسئلہ پر قدرت ہونا تعبیر استدلال اور مجادلہ خصم اور
دفع شبہات پر اور یہی مذہب ہے معتزلہ کا اور ابو الحسن اشعری سے جو نفی ایمان
کے مقلد سے منقول ہی بعض نے اوسکو نفی کمال ایمان پر حمل کیا ہی اور بعض
نے اوسکی صحت نقل نزاع کیا ہی (مختصر ابن حاجب میں مرقوم ہے
لا تقلید فی العقلیات کوجود الباری تعالی وقال العنبری بجوازہ وقیل النظر فیہ حرام
یعنی نہیں جائز ہی تقلید واجبات عقلیہ مانند وجود باری تعالی میں اور قائل ہوا ہے
عنبری ساتھ جواز تقلید کے واجبات عقلیہ میں اور کہا گیا ہی کہ نظر یعنی استدلال
واجبات عقلیہ میں حرام ہے کہا گیا ہی یعنی ہی اور قاضی عضد نے شرح مختصر میں لکھا
قد اختلف فی جواز التقلید فی العقلیات من مسائل الاصول کوجود الباری وما یجوز
له ویمتنع فقال عبید العنبری بجوازہ وقال طائفۃ بوجوبہ وان النظر والبحث حرام
یعنے اختلاف ہی جواز تقلید میں بیچ عقلیات کے مسائل اصول دینیہ میں
مانند وجود باری تعالی کے اور اوسکے جو جائز ہی باری تعالی کے لیے اور واجب
اوسکے لیے اور ممتنع ہی اوسپر اور قائل ہوا ہی عبد اللہ العنبری ساتھ جواز تقلید
کے عقلیات میں اور کہا ایک گروہ نے ساتھ وجوب تقلید کے عقلیات میں
اور تحقیق نظر اور بحث اوس میں حرام ہی اور تفتازانی نے شرح مقاصد میں
لکھا ہی وذہب کثیر من العلماء وجمیع الفقہاء الی صحۃ ایمان المقلد وترتب
الاحکام علیہ فی الدنیا والآخرۃ ومنعہ الشیخ ابو الحسن والمعتزلۃ وکثیر من المتکلمین
یعنی گئے ہیں بہت عالم اور سارے فقہا طرف صحت ایمان مقلد کے اور
مرتب ہونے احکام کے ایمان مقلد پر دنیا اور آخرت میں اور منع کیا ہے
اسکو شیخ ابو الحسن اور معتزلہ اور بہت سے متکلمین نے اور بھی تفتازانی
نے شرح مقاصد میں لکھا ہی ومنہم من قال لا بد من ابتناء الاعتقاد فی
کل مسئلۃ من الاصول علی دلیل عقلی لکن لا یشترط الاقتدار علی التعبیر
وعلی مجادلۃ الخصم ودفع الشبہۃ وہذا ہو المشہور عن الشیخ ابی الحسن
الاشعری حتی حکی عنہ ان من لم یکن کذلک لم یکن مومنا لکن ذکر عبد القاہر البغدادی
ان ہذا ان لم یکن عند الاشعری مومنا علی الاطلاق فلیس بکافر لوجود التصدیق
لکنہ عاص بترک النظر والاستدلال فیعفو اللہ عنہ او یعذبہ بقدر ذنبہ وعاقبتہ
الجنۃ وہذا یشعر بان مراد الاشعری انہ لا یکون مومنا علی الکمال کما فی ترک
الاعمال) یعنے بعض قائلین عدم صحت ایمان مقلدین سے وہ ہیں جو کہتا ہے
ضروری ہے ابتنا اعتقاد کا ہر مسئلہ میں اصول میں سے دلیل عقلی پر لیکن شرط نہیں

قدرت ہونا بیان کرنے استدلال پر اور مدافعت خصم اور دفع شبہات پر اور
یہی مشہور ہے شیخ ابوالحسن اشعری سے یہان تک کہ حکایت کیا گیا ہے
اشعری سے کہ جو نہوگا ایسا نہوگا ایسا مومن لیکن ذکر کیا ہے عبد القاہر بغدادی نے
نے کہ یہ اگر نہیں ہے نزدیک اشعری کے مومن علی الاطلاق نہیں ہے
کافر بسبب پایا جانے تصدیق کے لیکن وہ گنہگار رہے بسبب ترک نظر اور
استدلال کے پس گذر دیگا اللہ تعالی اوس سے یا عذاب کریگا اوسکو بقدر
اوسکے گناہ کے اور انجام کار اوسکا جنت ہے اور یہ کلام عبد القاہر بغدادی کا
کا مشعر ہے ساتھ اسکے کہ مراد اشعری کی یہ ہے کہ نہوگا مومن کامل جیسے کہ
نہیں ہوتا ہے مومن کامل بیچ صورت ترک اعمال کے (اور یہی لفظ شرح
مقاصد میں لکھا ہے۔ فان قیل اکثر اہل الاسلام آخذون بالتقلید قاصرون
او مقصرون بالاستدلال ولم تزل الصحابة ومن بعدہم من الائمة والخلفاء والعلماء
یکتفون منہم بذلک ویجرون احکام المسلمین فما وجہ ہذا الاختلاف
وذہاب کثیر من العلماء والمجتہدین الی انہ لا صحة للایمان المقلد
قلنا لیس الخلاف فی ہولاء الذین نشاؤا فی دار الاسلام من الامصار
والقری والصحاری وتواتر عندہم حال النبی صلعم وما اتی بہ
من المعجزات ولا فی الذین یتفکرون فی خلق السموات والارض و
اختلاف اللیل والنہار فانہم کلہم من اہل النظر والاستدلال بل
فیمن نشأ علی شاہق جبل ولم یتفکر فی ملک السموات والارض فاخبرہ
انسان بما افترض علیہ اعتقادہ فصدقہ بما اخبرہ بمجرد اخبارہ من
غیر تفکر وتدبر) پس اگر کہا جاوے کہ اکثر اہل اسلام لینے والے اسلام
کو ہیں ساتھ تقلید کے قاصر ہیں یا قصور کرنے والے ہیں ساتھ استدلال کے
اور ہمیشہ رہے صحابہ اور وہ جو اونکے بعد ہوے اماموں اور خلیفوں
اور عالموں میں سے اکتفا کرتے تھے انسے اسلام سے ساتھ تقلید
کے اور جاری کرتے تھے اوپر احکام مسلمانوں کے پس کیا وجہ ہے
اس اختلاف کی اور جانے بہت علما اور مجتہدوں کے طرف
اسکے کہ نہیں صحیح ہے واسطے ایمان مقلد کے جواب میں کہیں گے ہم نہیں
خلاف ہے ان میں جو پیدا ہوے دار الاسلام کے شہروں اور گاؤں

اور جنگلوں میں اور متواتر ہوا نزدیک اونکے حال نبی صلعم کا اور معجزات
کا جو لائے نبی صلعم اور نہ اُن میں جو غور کرتے ہیں بیچ پیدایش آسمانوں
اور زمین اور اختلاف شب و روز میں اسلیے کہ وہ سب اہل نظر
اور استدلال میں سے ہیں بلکہ خلاف اوس میں جو پیدا ہوا بیچ پہاڑ پر
اور غور نکیا اوس نے ملک آسمانوں اور زمین میں پس خبر دی اوسکو
کسی انسان نے ساتھ اوسکے جو فرض آیا اوس پر اعتقاد اوسکا پس
تصدیق کی اوسکی جو خبر دی اوسنے بمجرد اوسکے خبر دینے کے بدون فکر
کرنے اور غور کرنیکے) (اور تاج الدین سبکی نے جمع الجوامع میں لکھا
وعن الاشعری لا یصح ایمان المقلد وقال القشیری مکذوب علیہ
والتحقیق انکان اخذ القول الغیر بغیر حجة مع احتمال شک او وہم
فلا یکفی وانکان جزما فیکفی خلافا لابی ہاشم) (یعنی منقول ہے ابوالحسن
اشعری سے کہ نہیں صحیح ہے ایمان مقلد کا اور کہا ابوالقاسم عبد الکریم
قشیری نے کہ یہ نقل جھوٹ بنایا گیا ہے ابوالحسن اشعری پر اور
تحقیق اس مسئلہ میں یہ ہے کہ اگر جو تقلید لیا قول غیر کا بدون دلیل کے ساتھ
احتمال شک یا وہم کے پس نہ کافی ہوگا ایمان مقلد کا اور اگر جو تقلید لیا
قول غیر کا بدون دلیل کے لیکن جزم کیا پس کافی ہوگا ایمان مقلد کا برخلاف
ابی ہاشم کے) محلی نے شرح جمع الجوامع میں لکھا ہے بعد اس تحقیق کے کہ
ہذا ہو المعتمد) (اور خطیب شربینی نے بدر الطالع جمع الجوامع میں لکھا
وہو المختار) (اور محلی اور خطیب شربینی نے شرح جمع الجوامع میں لکھا
وعلی کل من الاقوال الثلثة تصح عقاید المقلد) (یعنی اوپر ہر قول کے
اقوال ثلثہ میں سے کہ عدم جواز تقلید و وجوب نظر اور جواز تقلید و عدم
وجوب نظر اور وجوب تقلید و حرمت نظر ہیں صحیح ہیں عقاید مقلد کے) (
اور التجرید لعمدة المرید شرح جوہرة التوحید میں لکھا ہے فبعضہم نقل عن الاشعری
والقاضی والاستاد امام الحرمین والجمہور عدم صحة الاکتفاء بالتقلید فی
العقائد الدینیة وبالغ بعضہم فحکی علیہ الاجماع وعزاہ ابن القصار لمالک
وبعضہم نقل عن الجمہور ومن سبق ذکرہم عدم جواز التقلید فی العقائد و
انہم اختلفوا فی المقلد فمنہم من یقول ہو مومن الا انہ عاص بترک المعرفة
التی ینتجہا النظر الصحیح ومنہم من فصل وقال ہو مومن عاص انکان فیہ

ابلیۃ الفہم النظر الصحیح وغیر عاص ان تعذرت اہلیۃ ذلک وبعضہم نقل عن طائفۃ
ان من قلد القرآن والسنۃ القطعیۃ صح ایمانہ لعدم امن الخطاء علی غیر المعصوم
بل ولیس الواجب اصلا وانما ہو شرط کمال نقلہ واختارہ القول الشیخان
الولیان العارفان الزاہدان الورعان العالمان العاملان الثقتان الحجتان
الاستاد القشیری وابن ابی جمرۃ وہو للغزالی وابن رشد بن وجماعۃ من
المتقدمین والمتاخرین وقد حرر سید الشریف ابو یحیی فی شرح الارشاد ان
من حصل لہ جزم مطابق للحق الا انہ لم یکن عن ضرورۃ ولا برہان وانما کان
عن تقلید ففی ذلک طرق واقوال اصحہا انہ یجب علیہ البحث عن البرہان
حتی یحصل لہ المعرفۃ عنہا کانت لہ قابلیۃ لفہم ذلک والا فہو وعدم صحۃ ایمان المقلد
وغیرہ ہو فی بعض کتبہ لم یذکر عدم الجواز الا عدم الصحۃ بل قال القشیری ان القول
بعدم صحۃ ایمان المقلد مکذوب علی الاشعری لم یوجد فی کتبہ کیف وہو مستلزم
للقول بتکفیر العوام وہم غالب الامۃ ان غیب عنہ بانہ یکتفی بالدلیل الجلی ولو
لم یحسنوا التعبیر عنہ کما یحقق بانی المقلد ہو اعتراف ان لیس فی العوام مقلد
بل لیس فی الدنیا من ہو کذلک وقد حکی السیف الآمدی فی الابکار اتفاق
الاصحاب علی انتفاء کفر المقلد وانہ لیس للجمہور الا القول بعصیانہ بترک النظر
مع اتفاقہم علی صحۃ ایمانہ وانہ لا یعرف ~~القول~~ بعدم صحۃ ایمان
المقلد الا لابی ہاشم الجبائی من المعتزلۃ محتجا بان من لم یعرف الله
بالدلیل فہو کافر لان ضد المعرفۃ النکرۃ والنکرۃ کفر واصحابنا مجمعون علی
خلافہ وانما اختلفوا فی معتقد الحق بغیر دلیل فمنہم من قال عاص ومنہم
من قال لیس بعاص انتہی کلام الآمدی ووافقہ علیہ التاج السبکی
ہذہ اقاویل الاشاعرہ واما الماتریدیۃ فقد قال رئیسہم ابو منصور الماتریدی
امام اہل السنۃ اجمع اصحابنا علی ان العوام مومنون عارفون بربہم تعالی
وانہم حشو الجنۃ للاخبار والاجماع فیہ لکن منہم من قال لا بد من نظر
عقلی فی العقائد وقد حصل لہم منہ القدر الکافی فان فطرتہم جبلت
علی توحید الصانع وقدمہ وحدوث الموجودات وان عجزوا عن
التعبیر عنہ علی اصطلاح المتقدمین والعجز عن العبارۃ لا یلزم منہ

یعنی بعض علما نے نقل کیا ہی اشعری اور قاضی ابو بکر باقلانی اور استاد
ابی اسحق اسفرائنی اور امام الحرمین اور جمہور سے عدم صحت ایمان کو ساتھ
تقلید کے عقائد دینیہ میں اور مبالغہ کیا ہی بعض علما نے پس حکایت کیا ہی
اوسپر اجماع کو اور نقل کیا ہی جمہور سے اور اونسے جنکا ذکر سابق
ہو چکا عدم جواز کو نسبت کیا ہی اسکو ابن القصار نے طرف امام مالک
کے اور بعض علما نے تقلید کو عقائد میں اور تحقیق وہ مختلف
ہوئے بیچ مقلد میں پس بعض ان میں سے وہ ہی جسنے کہا مقلد
مومن ہی مگر گنہگار ہے بسبب ترک معرفت نتیجہ نظر صحیح کے اور بعض
ان میں سے وہ ہی جسنے تفصیل کی اور کہا کہ وہ مومن عاصی ہے
اگر ہو اوسمیں اہلیت فہم نظر صحیح کی اور مومن غیر عاصی ہے اگر مفقود
ہو اوس سے اہلیت فہم نظر صحیح کی اور بعض نے نقل کیا ہے
اور بعض نے نقل کیا ہے ایک گروہ سے کہ جسنے تقلید
قران اور سنت قطعیہ کی صحیح ہی ایمان اوسکا بسبب اتباع قطعی
کے اور جس نے تقلید غیر قرآن اور سنت قطعیہ کی صحیح ہوگا
ایمان اوسکا بسبب امن کے خطاء سے غیر معصوم پر بلکہ نہیں ہے
نظر واجب ہرگز اور سوا اسکے نہیں شرط کمال ہی اور اختیار
کیا ہی اس قول کو دو شیخ ولی عارف زاہد پرہیزگار عالم
عامل ثقہ حجت اوستاذ قشیری اور ابن ابی جمرہ نے اور
وہی قول ہی غزالی اور ابن رشد اور ایک جماعت کا متقدمین اور
متاخرین میں سے اور تحقیق تحریر کیا ہی سید شریف ابو یحیی نے شرح ارشاد
میں جسکو جزم مطابق حق حاصل ہو لیکن نہیں ضرورت سے اور نہ برہان اور
سوا اسکے نہیں کہ تقلید سے پس اسمیں طرق اور اقوال ہیں اور صحیح
طرق اور اقوال کا یہ ہی کہ واجب ہی اوسپر بحث کرنا برہان سے یہاں
تک کہ حاصل ہو اوسکو معرفت اوس سے جب کہ ہو اوسمیں قابلیت
اسکے سمجھنے کی اور نسبت کرنا عدم صحت ایمان مقلد کا طرف جمہور اور
اشعری کے واقع ہوا ہی ابن التلمسانی سے اور غلطی کرنے اوسکے
سے بیچ بعض اہل عصر اپنے کے حال یہ ہی کہ نسبت کیا تھا

بعض اہل عصر نے بعض کتب اپنے مین طرف اوسکے نسبت ذکر کیا ہے
عدم جواز کو نہ عدم صحت کو بلکہ کہا قشیری نے کہ قول ساتھ عدم صحت کے
حدوث بانہ لگیا ہی اشعری پر نہین پایا کیا ہی کتب اشعری مین پس کہنا ساتھ قول کے
اشعری ساتھ عدم صحت ایمان مقلد کے محال ہے یعنی کہ یہ قول مشہور ہے
واسطے قائل ہونیکے ساتھ تکفیر عوام کے حالانکہ اکثر امت کے لوگ عوام
ہین پھر اگر جواب دیا جاتا ہے اس سے اس طرح کہ اکتفا کیا ہی اشعری نے
ساتھ دلیل اجمالی کے اگرچہ ممکن ہو عوام کو تعبیر اوس سے جیسا کہ آتی ہی
نقل اوسکی پس وہ اعتراف ہی ساتھ اسکے کہ نہین ہی عوام مین مقلد
بلکہ نہین ہی دنیا مین جو ایسا ہو اور حکایت کیا ہی سیف الدین آمدی نے
انکار الافکار مین اتفاق اصحاب کا اوپر نفی کفر مقلد پر اور کچہ نہین تردد اسکی
جمہور کے مگر قول ساتھ گنہگار ہونے مقلد کے بسبب ترک نظر
کے باوجود اونکے اتفاق کے صحت ایمان مقلد پر اور یہی صحیح پایا جاتا ہے
قول ساتھ عدم صحت ایمان مقلد کے مگر واسطے ابی ہاشم اور جبائی کے
معتزلہ مین سے درحالیکہ حجت لانیوالا ہی ساتھ اسکے کہ جسنے پہچانا
اللہ کو ساتھ دلیل کے پس وہ کافر ہی اسلئے کہ ضد معرفت کا انکار ہے
اور انکار کفر ہے اور اصحاب سب نے اجماع کرنیوالے ہین اسکے خلاف
اوپر اسکے نہین کہ مختلف ہوئے ہین معتقدین بغیر دلیل کے پس بعض
اون مین سے وہ ہی جسنے کہا عاصی ہے اور بعض اون مین سے وہ ہے
جسنے کہا نہین عاصی ہی آخر ہوا کلام آمدی کا اور موافقت کی ہی اوسکی
تاج الدین سبکی نے اور بات یہ ہے پس کہا ہی اوسکے غیر ابو منصور ماتریدی
امام اہل سنت نے اجماع کیا ہی ہمارے اصحاب نے اسپر کہ عوام مسلمان
عارف ہین ساتھ رب اپنے کے اور عوام بہر او جنت کے ہین
بسبب اخبار اور اجماع کے اسمین لیکن اوبعض سے وہ ہے
کہ کہا اوسنے ضروری ہی نظر عقلی عقاید مین اور تحقیق حاصل ہو گیا ہے
عوام کو نظر عقلی سے قدر کافی اسلئے کہ فطرت اونکی مجبول ہوئی ہے
توحید صانع اور اوسکے قدم پر اور حدوث موجودات پر اگرچہ عاجز
ہون اوسکی تعبیر سے اصطلاح متکلمین پر اور علم بالعبارۃ علم

زیادہ نہین لازم ہوا وکھولا اوپر تقریر شرح تحریر مین وہ یہ ہے
وقیل یجب التقلید فی العقلیات المتعلقۃ بالاعتقاد ویحرم النظر
والبحث فیہا وہو معزو الی قوم من اہل الحدیث والظاہریۃ
صاحب الاحوذی من الائمۃ الاربعۃ ذکرہ الزرکشی فی تعلیقہ وفیہ نظر
فانہ لم یحفظ عنہم وانما یتوہم عنہم من نہیہم عن تعلم علم الکلام والاشتغال
بہ ولکن من تتبع کلامہم علم ان نہیہم محمول علی من یخشی ان یزل
حیث لا یکون لہ قدم صدق فی سلوک التحقیق فیقع فی شک
او ریب لا علی من لہ قوۃ اذ قدم صدق والعنبری وبعض الشافعیۃ
علی ما فی اصول ابن مفلح وعزاہ الآمدی الی الحشویۃ والتعلیمیۃ یجوز
التقلید فیہا ولا یجب النظر اور کہا گیا ہی واجب ہی تقلید عقلیات
متعلقہ بالاعتقاد مین اور حرام ہی نظر اور بحث اون مین اور یہ منسوب
ہی طرف ایک قوم کے اہل حدیث اور اہل ظاہر مین سے اور نقل
کیا ہی اسکو صاحب احوذی نے ائمہ اربعہ سے ذکر کیا ہی اسکو زرکشی
نے کتاب مین اور اسمین نظر ہی اسلئے کہ نہین محفوظ ہی ائمہ اربعہ سے
اور سوا اسکے نہین کہ توہم کیا گیا ہی یہ منع کرنے اونکے سے تعلیم
علم کلام اور اوسکے اشتغال سے ولیکن جسنے تتبع کیا ہی اونکے کلام
کو جان لیا ہی کہ منع کرنا محمول ہی اوسپر جسپر خوف کیا جاوے پھسلنے کا
اسلئے کہ نہوگا اوسکو قدم صدق کا مسالک تحقیق مین پس واقع
ہو جاوے شک اور ریب مین اور نہین محمول ہی اوسپر جسکو قوت ہی اور سبب
اور قدم صدق ہو اور کہا ہی عنبری اور بعض شافعیہ نے جیسا کہ اصول
ابن مفلح مین ہی اور نسبت کیا ہی اسکو آمدی نے طرف حشویہ اور تعلیمیہ کے کہ
سے تقلید عقاید متعلقہ بالاعتقاد مین اور نہین واجب نظر اور یہی تقریر شرح
تحریر مین مرقوم ہی ولیس المراد من النظر الواجب تحریرہ ... الی المعتقد
ما یوصل الیہ الایمان طریق الاستدلال علی ما حکی کان من المعنی الیہ
عوام الاسواق اشتراکہ من سماہ الغلام بالحوادث علی محمد ... المعتقد لہ فروق

فی الایمان لایکاد یوجد اور نہین مراد ہی نظر واجب سے تحریر نظر کی
قواعد منطق پر بلکہ مراد نظر سے وہ ہی جو موصل ہو طرف ایمان کے بطریق
استدلال کے جس طریق پر ہوا و جس لیے کان ریکہا ہی طرف عوام بازارون
کے بہر گئے ہین کان اوسکے اوکے استدلال سے ساتھ
حادث کے اوپر احداث کرنے واسطے محدثات کی او مقدار بین
کیا گیا ایمان مین نہین فقط یہ ہی کہ پایا جاوے اور تحریر ابن ہمام
مین مذکور ہے ولا افتقار الی المؤید بالوحی والاخذ عنہ لیس تقلیدا
بل علم نظری یعنی محتاج ہونا طرف مؤید کے ساتھ
وحی کے اور اخذ کرنا مؤید بالوحی سے نہین ہی تقلید بلکہ علم
نظری ہے (اور مسامرہ شرح مسایرہ ابن ہمام مین مسطور ہے
واعلم ان الاستدلال الذی یکتسب التصدیق العقلی لیس شرطا
لصحۃ الایمان علی المذہب المختار الذی علیہ الفقہاء وکثیر من العلماء
حتی صححوا ایمان المقلد ومنعہ کثیر منہم المعتزلۃ کما فی العمدۃ والہدایۃ وغیرہما
ونقل المنع من الشیخ ابی الحسن الاشعری فقال الاستاذ ابو القاسم
القشیری انہ افتراء علیہ) یعنی استدلال شرط نہین واسطے
صحت ایمان کے اوپر مذہب مختار کے جسپر فقہا ہین اور بہت عالم
یہان تک کہ صحیح رکہا ہی ایمان مقلد کو اور منع کیا ہی اسکو کثیر نے

اور وہ معتزلہ ہین جیسا کہ عمدہ اور ہدایہ اور اور کتابون مین ہی اور یہ
منقول ہی منع شیخ ابو الحسن اشعری سے پس کہا استاذ ابو القاسم
قشیری نے کہ یہ افترا ہی اشعری پر (اور صحایف مین لوم ہی من اعتقد
ارکان الدین تقلیدا فان اعتقد مع ذلک جواز شبہۃ فہو کافر ومن لم یعتقد
ذلک فقیل مؤمن وان کان خاطئا بترک النظر والاستدلال المؤدی
الی معرفۃ ادلۃ قواعد الدین وہو مذہب الائمۃ الاربعۃ والاوزاعی و
الثوری وکثیر المتکلمین وقیل لا ولعلہ یستحق اسم المؤمن الا بعد عرفان
الادلۃ وہو مذہب الاشعری) یعنی جسنے اعتقاد کیا ارکان دین کو
تقلیدا پس اگر اعتقاد کیا ہو ساتھ اسکے جائز ہونے شبہہ
کو پس وہ کافر ہی اور جسنے نہ اعتقاد کیا ہو اسکا پس کہا گیا ہی کہ وہ
مؤمن ہی اگرچہ ہی خطا کرنے والا ساتھ ترک نظر اور استدلال
کے مؤدی ہی طرف معرفت ادلہ قواعد دین کے
اور وہ مذہب ہے ائمہ اربعہ اور اوزاعی اور ثوری
اور بہت متکلمین کا اور کہا گیا ہے نہین ہے مؤمن اور شاید
کہ وہ مستحق ہے اسم مؤمن کا مگر بعد معرفت
دلیلون کے اور یہ مذہب اشعری کا ہے

باقی بعد آیندہ

مطبع نظامی محمد عبد الرحمن خان واقع کانپور مین شیخ محمد یعقوب منصرم کے
اہتمام سے چھپا